سورة البقرة

آيات ٨٣ - ٨٨

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ ۟ قف وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ
اِحۡسَانًا وَّ ذِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡیَتٰمٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِیۡمُوا
الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّیۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّنۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذۡ
اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَکُمۡ لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ وَ لَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ مِّنۡ
دِیَارِکُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَ اَنۡتُمۡ تَشۡہَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنۡتُمۡ ہٰۤؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ
اَنۡفُسَکُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِیۡقًا مِّنۡکُمۡ مِّنۡ دِیَارِہِمۡ ۫ تَظٰہَرُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ بِالۡاِثۡمِ
وَ الۡعُدۡوَانِ ؕ وَ اِنۡ یَّاۡتُوۡکُمۡ اُسٰرٰی تُفٰدُوۡہُمۡ وَ ہُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیۡکُمۡ اِخۡرَاجُہُمۡ ؕ
اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡکِتٰبِ وَ تَکۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنۡ یَّفۡعَلُ
ذٰلِکَ مِنۡکُمۡ اِلَّا خِزۡیٌ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُرَدُّوۡنَ اِلٰۤی اَشَدِّ
الۡعَذَابِ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡحَیٰوۃَ
الدُّنۡیَا بِالۡاٰخِرَۃِ ۫ فَلَا یُخَفَّفُ عَنۡہُمُ الۡعَذَابُ وَ لَا ہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۸۶﴾ ع

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ‌ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ
مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ‌ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى
اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ‌ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوۡا
قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ‌ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٨٨﴾

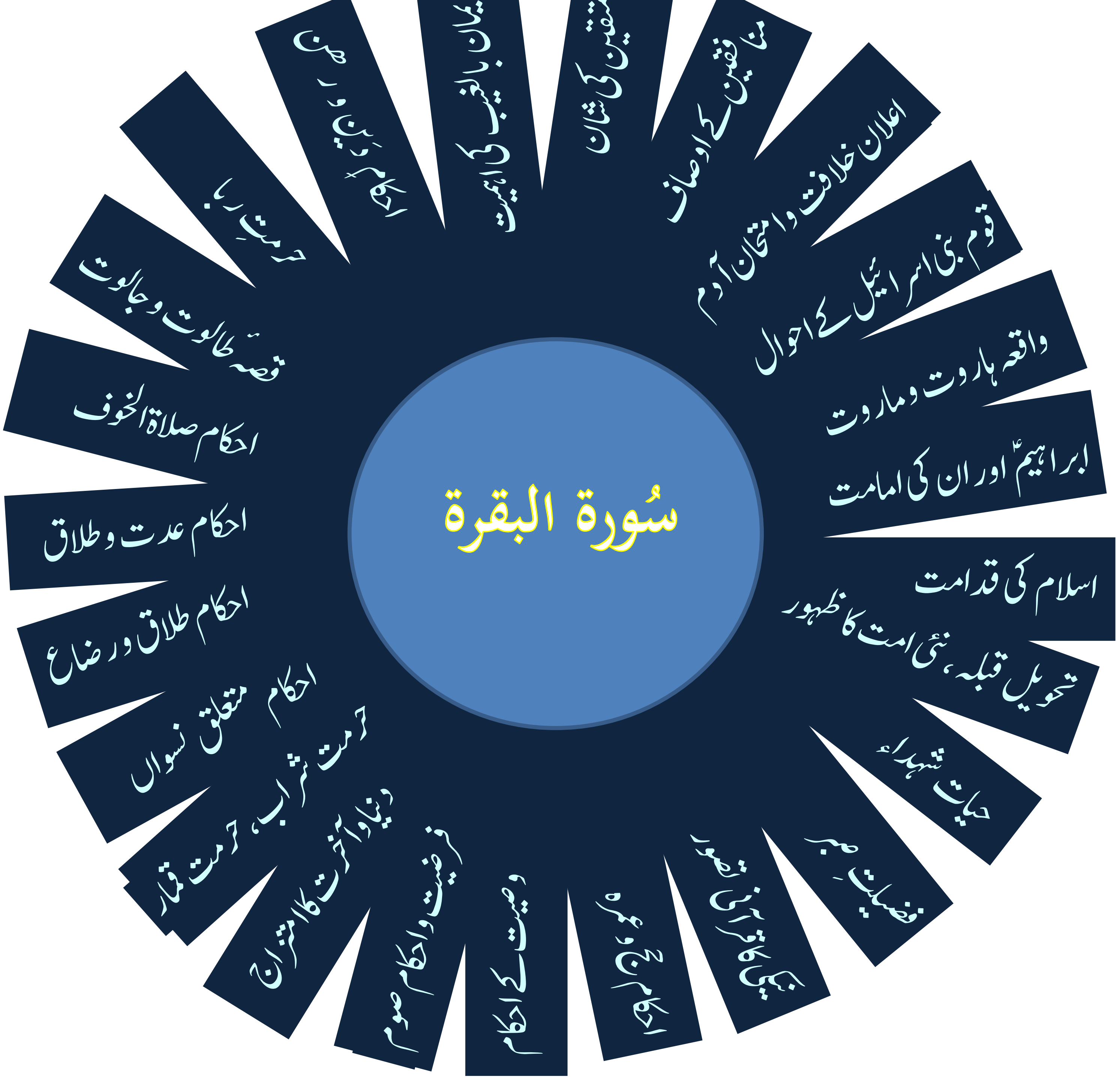
سُورة البقرة
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن
یمان بالغیب کی اہمیت
تقین کی شان

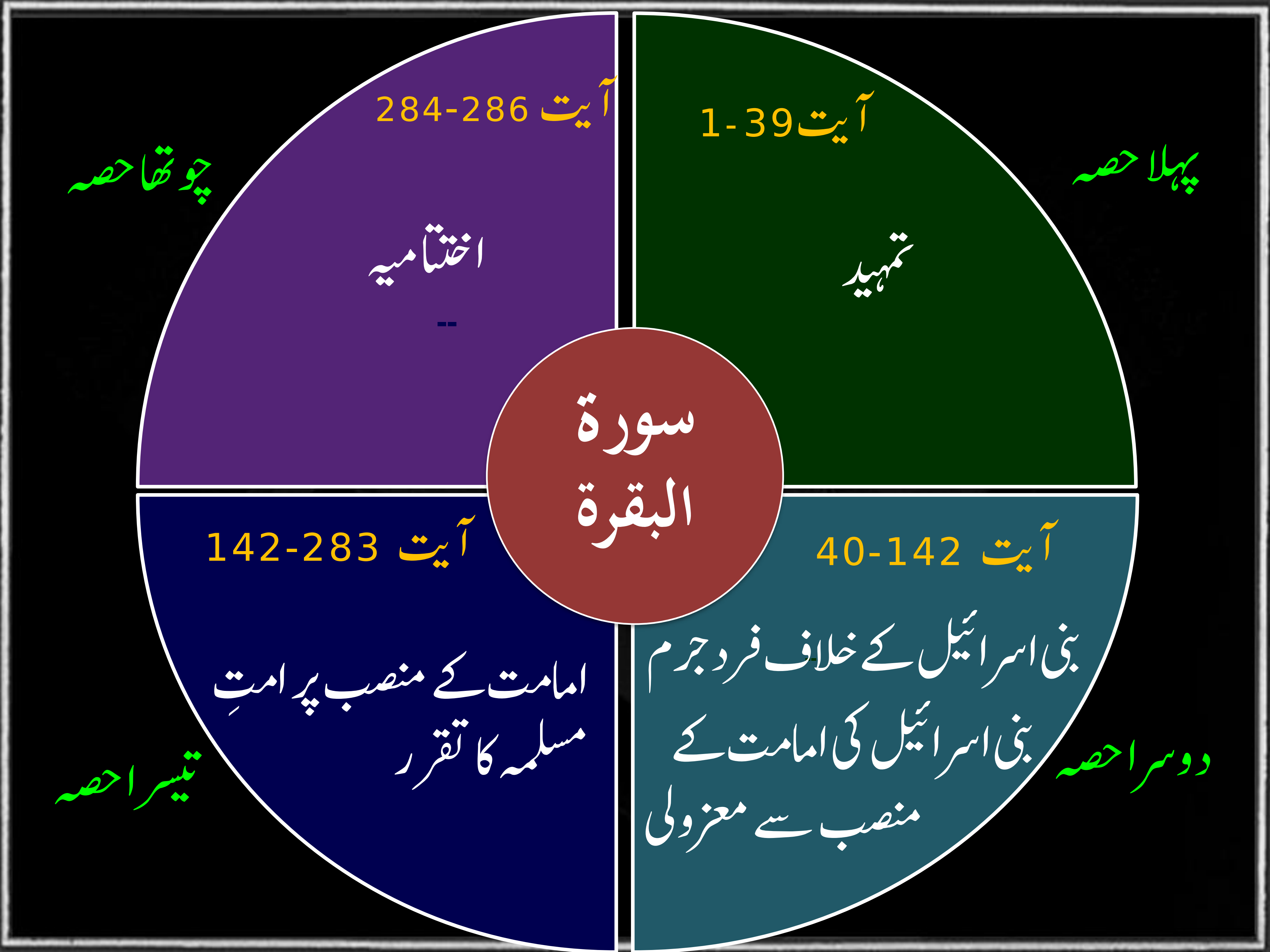
سورة
البقرة
آیت 1-39
پہلا حصہ
تمہید
آیت 40-142
دوسرا حصہ
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 142-283
تیسرا حصہ
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
آیت 284-286
چوتھا حصہ
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم ۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۫ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

وَاِذْ اَخَذْنَا - اور جب لیا ہم نے

مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ - پختہ عہد بنی اسرائیل سے

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ - تم بندگی نہیں کروگے سوائے اللہ کے

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا - اور والدین سے حسن سلوک کرو

وَّذِي الْقُرْبٰى - اور قرابت داروں سے

وَالْيَتٰمٰى - اور یتیموں سے

وَالْمَسٰكِيْنِ - اور مسکینوں سے

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ - اور کہو لوگوں سے

حُسْنًا - اچھی بات

وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ - اور قائم کرو نماز کو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ - اور پہنچاؤ زکواۃ کو

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ - پھر تم پھر گئے

(و ل ي)

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا مڑنا، لوٹ جانا (V)

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ - سوائے چند ایک کے تم میں سے

وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ - اور تم ہو منہ موڑنے والے

أَعْرَضَ يُعْرِضُ ، إِعْرَاضًا - منہ پھیرنا، نظر انداز کرنا (IV)

وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ بِالۡوَالِدَيۡنِ
اِحۡسَانًا وَّ ذِى الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِيۡمُوا
الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾

یاد کرو، اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ، رشتے داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا، مگر تھوڑے آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے اور اب تک پھرے ہوئے ہو

And remember We took a covenant from the Children of Israel (to this effect): Worship none but Allah; treat with kindness your parents and kindred, and orphans and those in need; speak fair to the people; be steadfast in prayer; and practise regular charity. Then did ye turn back, except a few among you, and ye backslide (even now).

محمد اقبال

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ

یہود کے استکبار پر ضرب

- یہود کے ایمان لانے میں حجاب ۔ ان کا گھمنڈ، نسلی تفاخر، خدا کا برگزیدہ ہونے کا خبط....
- ان سب چیزوں نے مجموعی طور پر انہیں ایمان و عمل کی اہمیت سے محروم کر دیا تھا
- یہاں انہیں یہ بتایا جارہا ہے کہ وہ نہ صرف دوسری قوموں کی طرح ایمان و عمل کے پابند ٹھہرائے گئے تھے بلکہ ان سے بطور خاص اللہ نے اپنے احکام کی پابندی کا متعدد مواقع پر عہد بھی لیا تھا اور اس عہد کی وسعت کا حال یہ ہے کہ اس میں حقوق اللہ، حقوق العباد اور مکارم اخلاق تک سب کچھ شامل تھا
- ان میں سے پہلے عہد کا ذکر، یاد دہانی کے طور پر تاکہ بنی اسرائیل اپنی غلطی کا احساس کر سکیں
- اس عہد کے عناصر - یہ عہد اللہ پہ ایمان، اسکی بندگی، معاملات، عبادات اور اخلاق کے اوپر کاربند ہونے کا عہد تھا- اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی معاہدہ ہے جو ان کے ساتھ کوہ طور کو ان کے سروں پر لٹکانے کے بعد طے پایا تھا

اس عہد کے عناصر

1. بندگی رب۔کے عہد کے اندر بے انتہا وسعت۔ یہ عہد اور اس کے الفاظ پوری زندگی پہ محیط - انفرادی و اجتماعی زندگی میں بندگی صرف اور صرف رب کی ، پھر بندگی صرف قیام و سجود تک محدود نہیں اس بندگی کا تعلق معاشرت، معیشت، تہذیب، تعلیم، سیاست، حکومت اور ریاست سے بھی ہے۔

2. والدین سے حسن سلوک۔اللہ کے حق کے فوراً بعد والدین کے حق کا ذکر (قرآن میں ۴ مرتبہ اور توراۃ میں بھی کئی مقامات پر- یہ حق حسنِ سلوک کی بہترین صورت احسان کا متقاضی

3. ذوی القربیٰ، یتامیٰ اور مساکین سے حسن سلوک۔ والدین پر عطف کرتے ہوئے رشتہ داروں یتامیٰ اور مسکینوں کے حقوق کی ادائیگی کا عہد- اسلامی معاشرے میں یہ ان کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ تقوی کا معیار صرف ظاہری رسوم دین نہیں بلکہ حسنِ معاملات اور حق شناسی

4. انسانوں سے نرمی اور خوش کلامی۔لوگوں کی صرف مدد ہی نہیں کرنی بلکہ ان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا اور نرمی سے بات کرنا ہے (اس میں سلام میں پہل، لوگوں کی دعوت قبول کرنا/ دعوت دینا، کسی کی تنگ وترش بات کو برداشت کرنا، بدزبانی سے اعتراض...)

اس عہد کے عناصر

5. **نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی** — لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰہَ کی عملی شکل نماز۔ زکواۃ کی ادائیگی سے یہ بات بتائی گئی کہ حاجت مندوں کی مدد کرنا وہ یتیم اور مسکین ہوں یا کسی اور صورت میں، یہ صرف جذبہ سخاوت کا اظہار ہی نہیں بلکہ اس کی ایک قانونی حیثیت بھی ہے

جس طرح حقوق اللہ کی ادائیگی ضروری ہے، اسی طرح حقوق العباد کا ادا کرنا بھی ضروری ہے

- لیکن تم بحیثیتِ قوم اس عہد سے منہ موڑ گئے

اس منہ موڑنے کی کیفیت یہ کہ پہلے لفظ تَوَلَّیۡتُمۡ فعل استعمال کیا جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کے بعد "مُعۡرِضُوۡن" اسمِ فاعل لایا گیا ہے، جو ان کی مستقل خصلت اور عادت مستمرہ پر دلالت کرتا ہے

- یہود کو بتایا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عہد و میثاق ان سے لیا تھا اور جس پر ان کو اس قدر فخر و ناز ہے اس عہد و میثاق کی انہوں نے کس طرح دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

☞ **اللہ کا دین ہمیشہ ایک ہی رہا ہے جو اسلام ہے اور یہ کہ اسلام اس دین کی آخری کڑی ہے اور اس میں سابقہ شرائع کی تمام اصولی باتوں کو تسلیم کیا گیا ہے**

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ -اور جب ہم نے لیا پختہ عہد تم سے

لَا تَسۡفِكُوۡنَ - تم نہیں بہاؤ گے

دِمَآءَكُمۡ - خون اپنوں کے

وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ -اور تم نہیں نکالو گے

اَنۡفُسَكُمۡ -اپنوں کو

مِّنۡ دِيَارِكُمۡ -اپنے گھروں سے

دار کی جمع : گھر، وطن ، دنیا، اگلی دنیا

ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ - پھر تم نے اقرار کیا

وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ -اس حال میں کہ تم گواہی دیتے ہو

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَکُمۡ لَا تَسۡفِکُوۡنَ دِمَآءَکُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ
مِّنۡ دِيَارِکُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

پھر ذرا یاد کرو، ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرنا تم نے اس کا اقرار کیا تھا، تم خود اس پر گواہ ہو

And remember We took your covenant (to this effect): Shed no blood amongst you, nor turn out your own people from your homes: and this ye solemnly ratified, and to this ye can bear witness.

محمد اقبال

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

ایک دوسرے عہد کا حوالہ

- بنی اسرائیل کے ایک امت بن جانے کے بعد ان سے لیے جانے والے عہد کی یاد دہانی
- یہ عہد کیا تھا؟
  - ☞ انہیں بتایا گیا تھا کہ دین کی نسبت سے وہ اخوت کا رشتے میں بندھ گئے ہیں، آپس میں بھائی بھائی بن گئے ہیں، آپس میں لڑ کر اور خون بہا کر اخوت کے اس رشتے کو توڑ مت دینا، آپس میں لڑو گے کہ تو تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا، تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور دشمن تم پر دلیر ہو جائے گا
  - ☞ اسی طرح آپس میں ایک دوسرے کو وطن سے نکالنے کی کوشش نہ کرنا، یعنی تمارے لیے آپس کی لڑائی بھی حرام ہے اور ایک دوسرے کو گھروں سے نکال کر بے وطن کرنا بھی حرام ہے
- انہوں نے اس عہد کا اقرار کیا اور اس کے گواہ بھی بنے، ان کا یہ اقرار آج تک ان کے نوشتوں میں

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤـؤُلَاۤءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰۤـؤُلَاۤءِ - پھر تم یہ لوگ ہو

تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ - (کہ) کہ قتل کرتے ہو اپنوں کو

وَ تُخۡرِجُوۡنَ - اور تم نکالتے ہو

فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ - ایک فریق کو اپنوں میں سے

مِّنۡ دِيَارِهِمۡ - ان کے گھروں سے

تَظٰهَرُوۡنَ - باہم مل کر چڑھائی کرتے ہو

عَلَيۡهِمۡ - ان پر

بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ - گناہ سے اور زیادتی سے

(ظ ھ ر)

تَظَاهَرَ يَتَظَاهَرُ ، تَظَاهُرًا (VI)

کسی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرنا

وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ‌ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ‌ ۚ

وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ -اور اگر وہ لوگ آتے ہیں تمہارے پاس

اُسٰرٰى -قیدی بن کر | اَسِیر - کی جمع، | اَسِیر کی جمع أَسْرَى بھی آئی ہے

تُفٰدُوۡهُمۡ - تم فدیہ دے کر چھڑاتے ہو ان کو

فَادَى يُفَادِي ، مُفَادَاةً و فِداءً
کسی کو چھڑانے کے لیے فدیہ دینا
(III)

وَهُوَ مُحَرَّمٌ -حالانکہ وہ حرام کیا گیا

عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ - تم پر ان کا نکالنا

اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ -کیا تم لوگ ایمان لاتے ہو

بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ -کتاب کے اک حصے پر

وَتَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ - اور انکار کرتے ہو ایک حصے کا

مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ‌ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ‌ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ

فَمَا جَزَآءُ ۔ تو کیا ہے بدلہ

مَنۡ يَّفۡعَلُ ۔ اس کا جو کرتا ہے

ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ ۔ یہ تم میں سے

اِلَّا خِزۡىٌ ۔ سوائے اس کے کہ رسوائی ہے

خِزۡىٌ ۔ ذلت ، رسوائی، شرمساری

فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۔ دنیا کی زندگی میں

وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يُرَدُّوۡنَ ۔ اور قیامت کے دن وہ لوگ لوٹائیں جائیں گے

اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ۔ سخت ترین عذاب کی طرف

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ ۔ اور اللہ غافل نہیں ہے

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۔ اس سے جو تم لوگ کرتے ہو

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫
تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ مُحَرَّمٌ
عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ
الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾

پھر تم ہی وہ ہو کہ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو اپنے میں سے ان کے گھروں میں سے نکالتے ہو ان پر گناہ اور ظلم سے چڑھائی کرتے ہو اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی ہو کر آئیں تو ان کا تاوان دیتے ہو حالانکہ تم پر ان کا نکالنا بھی حرام تھا کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان رکھتے ہو اور دوسرے حصہ کا انکار کرتے ہو پھر جو تم میں سے ایسا کرے اس کی یہی سزا ہے کہ دنیا میں ذلیل ہو اور قیامت کے دن بھی سخت عذاب میں دھکیلے جائیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو

محمد اقبال

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ
تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ؕ وَاِنۡ يَّاۡتُوۡكُمۡ اُسٰرٰى تُفٰدُوۡهُمۡ وَ هُوَ
مُحَرَّمٌ عَلَيۡكُمۡ اِخۡرَاجُهُمۡ ؕ اَفَتُؤۡمِنُوۡنَ بِبَعۡضِ الۡكِتٰبِ وَ تَكۡفُرُوۡنَ بِبَعۡضٍ ۚ
فَمَا جَزَآءُ مَنۡ يَّفۡعَلُ ذٰلِكَ مِنۡكُمۡ اِلَّا خِزۡىٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
يُرَدُّوۡنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الۡعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۵﴾

After this it is ye, the same people, who slay among yourselves, and banish a party of you from their homes; assist (Their enemies) against them, in guilt and rancour; and if they come to you as captives, ye ransom them, though it was not lawful for you to banish them. Then is it only a part of the Book that ye believe in, and do ye reject the rest? but what is the reward for those among you who behave like this but disgrace in this life?- and on the Day of Judgment they shall be consigned to the most grievous penalty. For Allah is not unmindful of what ye do.

ثُمَّ اَنۡتُمۡ هٰٓؤُلَآءِ تَقۡتُلُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ وَ تُخۡرِجُوۡنَ فَرِيۡقًا مِّنۡكُمۡ مِّنۡ دِيَارِهِمۡ تَظٰهَرُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ بِالۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ

اللہ سے کیے گئے عہد کی خلاف ورزی

- یہاں بنی اسرائیل کے تضادات اور ان کی عہد کی خلاف ورزی کی تفصیل بتائی جارہی ہے
- انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا اس کے ہر شق کی خلاف ورزی کی
  - ← آپس کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا (سلیمانؑ کے بعد عظیم سلطنت کو ۱۲ حصوں میں بانٹ لیا)
  - ← آپس کی اخوت کو دشمنی اور رقابت سے بدل دیا (مختلف دشمنوں کا ساتھ دیکر ایک دوسرے کے خلاف لڑائیاں کرتے)
  - ← ایک دوسرے کو ان کے علاقوں سے نکلنے پہ مجبور کرتے، ایک دوسرے کو قتل کرتے، قیدی بناتے اور قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑاتے
- قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑانے کو وہ تورات پر عمل کرنے سے تعبیر کرتے تھے (جیسا کہ تورات میں مذکور ہے) لیکن اس سے پہلے اللہ کے عہد کو مکمل پامال کرنے کے بارے میں کوئی معذرت، کوئی رجوع نہیں

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا.....

تضادات (دین کے ایک حصے کو ماننا، دوسرے کو چھوڑ دینا)

- بنی اسرائیل کے اس طرزِ عمل کو قرآن نے " کتاب " کے ایک حصے پر عمل کرنا اور دوسرے حصے کا انکار کرنا قرار دیا ہے (جو حصے اپنی طبیعت کے موافق ہوئے ان پر تو عمل کرلیا اور وہ حصہ جس پر عمل کرنا نفس پر گران معلوم ہوا یا جس پر عمل کرنے سے مادی نقصان کا اندیشہ ہوا اسے چھوڑ دیا)
- دین کے کچھ احکام کو ماننا اور کچھ کو نہ ماننا کفر اور ایک سنگین جرم ہے جس کی سزا بڑی ہولناک
- اس طرز عمل کی سزا۔اس دنیا میں ذلت و خواری، مسکنت اور دست نگری، بے وقعتی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ معین شدید عذاب (وَالْعِيَاذُ بِاللهِ)
- یہ احکام اگرچہ بنی اسرائیل کے لیے لیکن اللہ اور اس کی شریعت کو ماننے والی تمام اقوام کے لیے یہ بنیادی احکام ہیں ۔ مسلمان امت ان احکام کے آئینے میں اپنی شکل دیکھ سکتے ہیں
- دین کو جزوی یا کلی طور پر ماننے اور عمل کرنے میں مسلمان امت ہو بہو یہود کے نقشِ قدم پر

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ - یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

اشْتَرَوُا - خریدا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی کو

بِالْاٰخِرَةِ - آخرت کے بدلے

فَلَا يُخَفَّفُ - پس نہ کم کیا جائے گا (خ ف ف)

خَفَّفَ يُخَفِّفُ ، تَخْفِيْفًا - ہلکا کرنا (II)

عَنْهُمُ الْعَذَابُ - ان سے عذاب کو

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ - اور نہ ہی وہ لوگ مدد دیئے جائیں گے

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۚ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾

یہ وہی ہیں جنہوں نے مول لی دنیا کی زندگی آخرت کے بدلے سو
نہ ہلکا ہوگا ان پر عذاب اور نہ ان کو مدد پہنچے گی

These are the people who buy the life of this world at the price of the Hereafter: their penalty shall not be lightened nor shall they be helped.

محمد اقبال

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ۝٨٦

بنی اسرائیل کا اصل مرض

- اس آیت کریمہ میں بنی اسرائیل کی حقیقی بیماری اور ان کی وہ دکھتی رگ کا ذکر، جس میں خرابی کے باعث ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی مسموم ہو کر رہ گئی
- ان کا وہ مرض یہ تھا کہ انہوں نے آخرت پر دنیا اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی
- آخرت کی زندگی کے بدلے دنیا کی زندگی اور دنیا کی آسائشوں کا تبادلہ کر لیا - اس کے نتائج
- جو قومیں صرف حیات دنیا کو ترجیح دیتی ہیں، ان کی زندگی کے کچھ نمایاں مظاہر
  - ✓ ان کے معاشرے میں اس کی عزت ہو گی جس کے پاس اس دنیا کا سامان (مال) ہو گا
  - ✓ لوگ رشتہ ناطہ اس سے جوڑیں گے، جس کے پاس دولت زیادہ ہو گی
  - ✓ وہ اپنا اقتدار اس کے حوالے کرنا پسند کریں گے، جو اپنے پاس دولت رکھتا ہو
  - ✓ ان کی محنت کا ہدف وہ تمام چیزیں ہوں گی، جس کا تعلق دنیوی زندگی سے ہے۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا بِالْأٓخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٨٦﴾

- دنیا کو مطمع نظر بنا لینے کے بعد دنیا کی چکا چوند سکہ رائج الوقت بن جاتا ہے، انسانیت اور اعلیٰ انسانی اقدار روبہ زوال اور پھر ایک وقت ختم ہو جاتی ہیں
- بنی اسرائیل کو یاددہانی کہ جب انہوں نے آخرت پر دنیا کو ترجیح دی تو اس کے نتیجے میں ہوس، خود غرضی، لوٹ کھسوٹ، جھوٹ، خیانت، بد عہدی، انسان دشمنی، حسد، کینہ، بغض، خدا فراموشی اور خود فراموشی جیسی لعنتیں وجود میں آئیں۔
- نتیجتاً وہ بری طرح قومی توانائی سے محروم ہوتے چلے گئے
- امتِ مسلمہ کا حال
- یہ امت بھی اس ڈگر پہ چل رہی ہے اسکی تمام ترکاوشیں اور اہداف حیات دنیا کے لیے وقف
- آخرت کا احساس روز بروز کمزور ہوتا جارہا ہے، اللہ سے تعلق ٹوٹ رہا ہے، رسول اللہ ﷺ کا اتباع چھوٹ رہا ہے۔ انسانی قدریں روبہ زوال ہیں، خدا فراموشی اور اسکا نتیجہ خود فراموشی
- کسی چیز نے ہمیں امت بنایا، یہ امت کیوں برپا کی گئ، یہ باتیں زندگی سے خارج ....

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا مُوۡسَى الۡكِتٰبَ وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ الۡبَيِّنٰتِ وَاَيَّدۡنٰهُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا - اور بیشک دی ہم نے

(ق ف و)

مُوۡسَى الۡكِتٰبَ - موسیٰ کو کتاب (تورات)

قَفَّى يُقَفِّي ، تَقْفِيَةً
پیچھے سے لانا (II)

وَقَفَّيۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ - اور پیچھے بھیجا ہم نے اس کے بعد

بِالرُّسُلِ - رسولوں کو

وَاٰتَيۡنَا عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ - اور ہم نے دیا عیسیٰ ابن مریم کو

الۡبَيِّنٰتِ - روشن دلیلیں (معجزات)

أَيَّدَ يُؤَيِّدُ ، تَأْيِيدًا مدد کرنا، تائید کرنا (II)

وَاَيَّدۡنٰهُ - اور مدد کی ہم نے اس کی

بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ - روح القدس (جبرئیل) کے ساتھ

أَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ أَنفُسُكُمُ ٱسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾

أَفَكُلَّمَا - تو کیا (ایسا نہیں ہوا کہ) جب بھی

جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ - آیا تمہارے پاس کوئی رسول

هَوَىٰ يَهْوِي ، هَوَاءً ..
اوپر سے نیچے گرنا

بِمَا لَا تَهْوَىٰٓ - اس کے ساتھ جو نہیں چاہتے (ه و ي)

هَوَىٰ - خواہشِ نفس

خواہشات نفسانی انسان کو اس کے مقام سے نیچے گرا دیتی ہیں اس لیے..

أَنفُسُكُمْ - تمہارے جی

اِستکبار - تکبر، غرور، گھمنڈ

ٱسْتَكْبَرْتُمْ - تو تم نے تکبر کیا

فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ - پس ایک فریق کو تم نے جھٹلایا

وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ - اور ایک فریق کو قتل کرتے ہو

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى
اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾

ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی، اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے، آخر کار عیسیٰؑ ابن مریمؑ
کو روشن نشانیاں دے کر بھیجا اور روح پاک سے اس کی مدد کی پھر یہ تمہارا کیا ڈھنگ
ہے کہ جب بھی کوئی رسول تمہاری خواہشات نفس کے خلاف کوئی چیز لے کر
تمہارے پاس آیا، تو تم نے اس کے مقابلے میں سرکشی ہی کی، کسی کو جھٹلایا اور کسی
کو قتل کر ڈالا

We gave Moses the Book and followed him up with a succession of messengers; We gave Jesus the son of Mary Clear (Signs) and strengthened him with the holy spirit. Is it that whenever there comes to you a messenger with what ye yourselves desire not, ye are puffed up with pride? Some ye called impostors, and others ye slay

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

بنی اسرائیل سے لیے گئے عہد کی یاد دہانی کا انتظام

- ایمان، توحید، معاملات، عبادات اور اخلاق پہ مشتمل اس جامع عہد کی یاد دہانی، اس کی تجدید اور کتاب کی تعلیم کے لیے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بعد برابر انبیاء بھیجے
- ایک وقت میں کئی کئی نبی مبعوث ہوتے رہے (جس کی تصدیق ایک حدیث سے بھی)
- یہ سلسلہ نسلوں اور کئی صدیوں تک چلتا رہا (شریعت سے مسلسل انحراف کی ایک طویل تاریخ)
- پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اس مقصد سے متعدد کھلی نشانیاں اور معجزے (بینات) دیکر بھیجا کی کسی ہٹ دھرم کے سوا ان کا انکار کرنا کسی اور کے لیے ممکن نہ رہا
- لیکن یہود نے ان کھلے کھلے معجزات کو بھی تائید ربانی اور فیض روح القدس کا نتیجہ قرار دینے کے بجائے نعوذ باللہ شیطانی تصرف کا نتیجہ قرار دیا
- انہوں نے آپؑ پر یہ بہتان باندھا کہ آپ یہ معجزے شیطانوں اور بھوتوں کے سردار بعلز بول (Beelzebub) کی مدد سے دکھاتے ہیں

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَهۡوٰٓى اَنۡفُسُكُمُ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ‌ۚ فَفَرِيۡقًا كَذَّبۡتُمۡ وَفَرِيۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ ﴿۸۷﴾

- قرآن مجید نے یہود کے اسی الزام کی تردید کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کئی بار فرمایا ہے کہ "وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ" (ہم نے روح القدس سے اس کی مدد کی)
- آپ علیہ السلام سے جو معجزے صادر ہوئے یہ تائید روح القدس کا نتیجہ ہیں نہ کہ کسی شیطان یا جن کی مدد کا، جیسا کہ یہود سمجھتے ہیں۔
- اس قوم کی مسلسل بداعمالیوں اور سرکشیوں کے باعث ان کے اندر ایک ایسی سرشت اور جبلت پیدا ہو گئی جس کا نتیجہ یہ تھا کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول دعوت لے کر آیا جو ان کے سرکش نفس کے لیے قابل قبول اور سازگار نہ تھی تو انھوں نے نہ صرف اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کیا بلکہ ان کی سرکشی کی انتہا یہ رہی کہ کسی نبی کی انھوں نے تکذیب کی اور کسی کو انھوں نے قتل کر ڈالا۔
- رسول کا لفظ مخصوص معنی میں اللہ کے بھیجے ہوئے رسول کے لیے آتا ہے لیکن اس کے معنی میں اللہ کے فرستادہ (پیغمبر یا نبی) بھی، اسی طرح اس کا اطلاق جبرائیل پر بھی ہوا ہے

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

وَقَالُوۡا - اور انہوں نے کہا

قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ - ہمارے دل غلاف میں بند ہیں

غُلۡف - وہ چیز جو پردے وغیرہ میں چھپی ہوئی ہو | ایسے پردے کو غلاف کہا جاتا ہے

بَلۡ - (ہرگز نہیں) بلکہ

لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ - لعنت ہے ان پر اللہ کی

بِكُفۡرِهِمۡ - ان کے کفر کے سبب سے

فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ - تو وہ لوگ تھوڑا سا ایمان لاتے ہیں

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا
يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾

اور کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف ہے بلکہ لعنت کی ہے اللہ نے
انکے کفر کے سبب سو بہت کم ایمان لاتے ہیں

They say, "Our hearts are the wrappings (which preserve Allah's Word: we need no more)." Nay, Allah's curse is on them for their blasphemy: Little is it they believe.

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

بے خبر اور غلاف میں لپٹے دل

- نبی اکرم ﷺ کی دعوت کو ماننے سے انکار کرنے کی کوئی ٹھوس اور معقول وجوہات نہیں تھیں، تو وہ تمسخر اور استہزاء کے طور پر کہتے کہ تم جو بات کہتے ہو، ہو سکتا ہے وہ صحیح ہو، لیکن ہم کیا کریں وہ ہمارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہونے پاتی
- لیکن اللہ نے یہاں فرمایا کہ بات وہی ہے جو یہ کہہ رہے ہیں، کفر و نفاق کے باعث ان کے دل بے خبری، ظلمت، گناہ اور کفر کے پردوں میں لپیٹے جا چکے ہیں اور خدا نے انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔
- جب کوئی شخص یا کوئی قوم اپنے کفر پر گھمنڈ کرنے لگتی ہے اور ہدایت اور نیکی کی ہر بات انھیں ہلکی معلوم ہونے لگتی ہے تو وہ اللہ کے اس قانون کی گرفت میں آ جاتی ہے جس کے نتیجے میں انسان کو ہدایت سے محروم کر دیا جاتا ہے

اللَّهُمَّ يا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا على دِيْنِكَ، ويا مُصَرِّفَ القُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا على طَاعَتِكَ